نذرِ آخر سے متعلق افراد کی اصلاح کے لئے

سعیِ آخر

از: غازئ ملّت

حضرت علامہ مولانا سید محمد ہاشمی اشرفی جیلانی

شہزادہ مخدوم الملت

حضور محدثِ اعظم ہند کچھوچھوی علیہ الرحمۃ والرضوان

مکتبہ اشرفیہ رضویہ۔ کوچۂ اشرفی۔ محلہ کوٹ غربی سنبھل ... آباد یوپی

نذر آخر سے متعلق افراد کی اصلاح کے لئے

سعی آخر

از

غازی ملت علامہ مولانا الحاج سید محمد ھاشمی میاں

اشرفی جیلانی کچھوچھوی

باہتمام

انجمن تحفظ ناموس اہلبیت رامپور

مکتبہ

اشرفیہ رضویہ کوچۂ اشرفی محلہ کوٹ غربی سنبھل

مرادآباد۔ یوپی پن ۲۴۴۳۰۲

Scanned by CamScanner

نام کتاب:۔ ندر آخر سے متعلق افراد کی اصلاح کیلئے سعی آخر

مصنف:۔ غازی ملت علامہ مولانا سید محمد ہاشمی میاں اشرفی جیلانی کچھوچھوی

ناشر:۔ انجمن تحفظ ناموس اہلبیت رامپور

سن اشاعت:۔ شعبان المعظم ۱۴۱۲ھ مطابق فروری ۱۹۹۲ء

ہدیہ تیس روپے =/30

ملنے کے پتے

حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین اشرفی شمسی کوچہ اشرفی محلہ کوٹ غربی سنبھل مرادآباد

کتب خانہ قدیریہ میرٹھ ہاؤس نئی بستی مرادآباد

حضرت مولانا خلیل اطہر اشرفی محلہ گھیر مردان خاں۔ رامپور۔

استفتاء پیش کر کے جواب مانگا تھا۔ اور ندر آخر کی صورت میں جواب لکھا بھی گیا۔ مگر۔ استفتاء کا جواب پھر بھی نہیں دیا گیا۔ کیا ضرب آخر کی ضرب اتنی گہری تھی کہ ندر آخر میں بھی مذکورہ استفتے کا جواب نہیں دیا جا سکا۔

(۲۳) حضرت میر عبدالواحد بلگرامی قدس سرہ کی طرف منسوب کتاب سبع سنابل قابل توجہ ہے۔ اس میں وہی باتیں بلا شک و شبہ صحیح و درست ہیں جنکی تائید و توثیق علماء ربانیین کر چکے ہیں — یہ کتاب حضرت میر صاحب علیہ الرحمۃ کے وصال کے بہت بعد شائع ہوئی اور اس میں بعض عبارتیں الحاقی بھی ہیں، مثلاً سلسلہ مداریہ کے سوخت ہونے کی بات سلسلہ مداریہ کے سوخت کرنے کا ذکر صرف سبع سنابل میں ہے۔ مگر یہی واقعہ جب اخبار الاخیار میں پڑھیئے تو سوخت کا پتہ اور نشان تک نہیں ملتا۔ اس میں پورا واقعہ سبع سنابل کی طرح ہے مگر سوخت والی بات کو محقق علی الاطلاق سیدنا عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نے اخبار الاخیار میں کہیں نہیں لکھا۔ یعنی سوختن والی بات قطعاً الحاقی ہے۔ اسے ہم بدلائل قاہرہ ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو "اخبار الاخیار" حضرت محقق دہلوی رقمطراز ہیں۔

"نقل ست کہ چوں شاہ مدار در عہد او از جانب ہر مز بکالپی تشریف آوردہ بود طریقہ او جذب خلائق بودہ عوام بسیار برایشاں گرد آمدند و شہرتی عظیم شد و بعضے اوضاع ایشاں برخلاف ظاہر شریعت بود دراں اوان قادر شاہ ولد سلطان محمد کہ از نبائر سلطان فیروز شاہ بودہ و بعد از فوت پدر حاکم بود از شنیدن شہرت شاہ مدار جہت ملاقات ایشاں سوار شد و در انجا کہ شاہ منزلے بود رسید خادمان شاہ گفتند کہ حالا وقت نیست و حکم نیست کہ خبر توانیم کرد ظاہرا بادرویشی

خلوت داشتہ اند بحاکم چنان نمودند کہ جوگی آمدہ است
شاہ با و صحبت دارند قادر شاہ بخادمان شاہ گفتہ کہ ایشاں
را بگویید کہ در شہر ما نباشد و خود برگشتہ بمنزل آمد۔ چوں خبر
بشاہ رسید برآمدہ از آب گذشتند و برو دعای بد کردند
و خادمی را فرمودند کہ سہ روز منتظر باش و خبر او را بیان
چوں ایشاں از آب گذشتند آبلہ بر اعضاء قادر شاہ پیدا شد و او
از حرارت آبلہ بے طاقت شدہ پیش شیخ سراج سوختہ آمد شیخ
پیراہن خود را باو داد بمجرد پوشیدن بحالت اصلی باز آمد و
اثری از حرارت نماندہ و چوں خادم شاہ دید کہ او پناہ بشیخ
سراج آوردہ مایوس شدہ و از آب گزشتہ خبر بایشاں رسانیدہ
شاہ مدار از انجا متوجہ جونپور شد و از انجا باز گشتہ بر مکن پور
کہ موضعی ست در نواحی قنوج آمدہ و ہمانجا بود (اخبار الاخیار ص۱۷۱)

زندہ شاہ مدار کی بد دعا سے قادر شاہ کے جو اعضاء حرارت و آبلہ سے جلنے لگے تھے وہ شیخ سراج سوختہ کے پیراہن مبارک کی برکت سے رفع ہو گئے اور پھر حضرت شاہ مدار جونپور کی طرف روانہ ہو گئے ــــــ اس میں کہا ہے کہ حضرت سراج سوختہ نے حضرت زندہ شاہ مدار کے سلسلہ کو ہی سوخت کر دیا؟۔

حضرت میر عبد الواحد بلگرامی علیہ الرحمۃ جس خانوادہ کے عظیم ترین بزرگ ہیں۔ اسی خانوادہ کے چشم و چراغ سید العلماء مولانا آل مصطفےٰ اپنے مکتوب گرامی میں جسکی نقل مطابق اصل یعنی فوٹو کاپی میرے پاس ہے۔ تحریر فرماتے ہیں:۔

باد جود اسکے کہ بعض بزرگوں نے سرکار قطب المدار علیہ رحمۃ العزیز الغفار کے نیچے سلسلہ میں کلام بھی کیا ہے۔ مگر میرے جد اعلیٰ حضرت صاحب البرکات سید شاہ برکت اللہ

البلگرامی المارہروی علیہ الرحمۃ کالپی شریف سے سلسلہ عالیہ مداریہ لائے۔ اور فقیر کو جسطرح سلاسل عالیات، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ کی اجازت وخلافت ہے۔ اس سلسلہ مبارکہ کی بھی اجازت وخلافت ہے۔ (ماخوذ از مکتوب گرامی سید العلماء)

الغرض سبع سنابل کی وہ روایت جسکی رو سے سرکار قطب المدار علیہ الرحمۃ سے نیچے سلسلہ میں سوخت کی بات ہے وہ بانی سلسلہ عالیہ برکاتیہ حضرت سید برکت اللہ اور سید العلماء کے نزدیک نا درست اور غیر معتبر ہے ورنہ حضرت صاحب البرکات کالپی شریف سے اس سلسلہ کو کیوں لاتے اور سید العلماء کو اس سلسلہ کی اجازت وخلافت کیسے ملتی؟

سلسلہ مداریہ کے سوخت کئے جانے کا ذکر صرف سبع سنابل یا اس پر اعتماد کی بنا پر بعد کی چند کتابوں میں ملتا ہے۔ مگر حقیقت کیا ہے سید العلماء کی زبانی سنئے!

"سلسلہ مداریہ کے متعلق سوخت اور کلام کے جو الفاظ تھے وہ ہرگز ہرگز میرا اپنا ذاتی مسلک ومشرب نہ تھا بلکہ صرف نقل روایت کرکے سلسلہ عالیہ کی نسبت اپنا عقیدہ بیان کرنا تھا۔ (دو سطر بعد)

آپ تو اچھی طرح جانتے ہیں کہ خانقاہ عالیہ قادریہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ تین صدیوں سے ناموس اولیاء کرام علیہم الرحمۃ والرضوان کے لئے اپنی ساری توتیں اور طاقتیں بازی پر لگائے ہوئے ہے تو پھر اس خانقاہ شریف کے ایک حقیر خادم کی حیثیت سے کیوں کر متصور تھا کہ وہ اپنے ایک مرشد اجازت ذات برگزیدہ صفات حضور پر نور قطب المدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاہ عنا کی بارگاہ فضیلت پناہ میں زبان گستاخانہ دراز کرتا۔ اے سبحان اللہ! کیا میں اتنا احمق تھا کہ جس شاخ پر بیٹھا تھا اوسی پر کلہاڑی چلاتا سلسلہ عالیہ مداریہ کے اجرائے فیض کا انکار، کیا خود میرے جد کریم سید شاہ برکت اللہ قدس سرہ العزیز کی معاذاللہ تجہیل وتحمیق کے مترادف نہ ہوتا!

آگے چل کے تحریر فرماتے ہیں :۔

" تو پھر انصاف فرمایئے کہ فقیر کے اس اقرار کے باوجود کہ میرے خاندان باوقار کے پاس سلسلہ مداریہ کی اجازت موجود ہے جو کالپی شریف سے آئی اور خود فقیر کو اجازت ہے۔ مجھ پر سلسلہ عالیہ کے سرے سے سوخت ہوتے کے عقیدے کا الزام، بہتان ہے یا نہیں ؟ لہذا فقیر کا مسلک سماعت فرمائیے کہ یہ فقیر خاکپائے مرشدان عظام حضور پر نور سیدنا بدیع الملۃ والشریعۃ والطریقۃ والاسلام والدین شیخنا و مرشدنا سیدی قطب المدار زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالے عنہ کو اپنا ویسا ہی مرشد اجازت مفیض و مفید یقین کرتا ہے جیسا کہ خواجۂ خوجگان سلطان الہند ولی الہند عطاء الرسول سیدنا خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری و حضرت خواجہ بہاء الملۃ والدین سیدنا مولائے نقشبند وسیدنا شیخ الشیوخ شہاب الملۃ والدین عمر سہروردی رضوان اللہ تعالے علیہم اجمعین کو "

مکتوب گرامی کے آخر میں سید العلماء سید آل مصطفےٰ برکاتی فرماتے ہیں :۔

" آخر میں جناب کی اطلاع کیلئے اپنا شجرہ عالیہ مداریہ لکھ رہا ہوں۔ جو میں نے اپنی خاندانی کتاب اسناد " النور والبہا فی اسانید الحدیث وسلاسل الاولیاء " مصنفہ جد کریم حضرت سیدنا شاہ ابو الحسین احمد نوری قدس سرہ العزیز سے نقل کیا ہے ملاحظہ ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ہ الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علیٰ رسولہ وعلیٰ

آلہ وصحبہ اجمعین۔ فیقول الفقیر ابوالحسین عفی

عنہ اجازنی بالسلسلۃ البدیعیۃ المداریۃ

جدی ومرشدی السید آل رسول الاحمدی

قدس سرہ عن الحمزۃ اچھے صاحب عن ابیہ

عن جدہ عن صاحب البرکات عن السید فضل اللہ

عن ابیہ عن جدہ عن جمال الاولیاء عن الشیخ

قیام الدین عن الشیخ قطب الدین عن السید

جلال عبد القادر عن السید مبارکؒ عن

السید اجمل عن العارف الاجل الکامل الاکمل

مولانا بدیع الحق والدین المدار المکنفوری

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عن الشیخ عبد اللہ

شامی عن الشیخ عبد الاول عن الشیخ امین

الدین عن امیر المومنین علی رضی اللہ تعالیٰ

عنہ عن سید المرسلین محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ

وعلیہم وسلم۔"

میرے پیش نظر بھی مذکورہ بالا شجرہ شریف المسماۃ "النور والبھا" ہے۔ جو ۱۳۱۱ھ میں شائع ہوا۔ اسکے مرتب حضور مفتی اعظم ہند مصطفےٰ رضا خاں بریلوی کے پیر و مرشد ہیں۔

مذکورہ شجرہ شریف جس کی صحت مسلم ہے جو نہ صرف حضرت سیدنا شاہ ابوالحسین احمد نوری کے قلم سے خود انکے عہد میں شائع ہوا بلکہ اس کی صحت وصداقت پر خود سید العلماء مارہروی گواہ ہیں۔ اس شجرۂ مبارکہ سے یہ قضیہ خود بخود حل ہوجاتا

ہے کہ حضرت قطب المدار کا سلسلہ سوخت نہیں بلکہ جاری و ساری ہے، لہذا سبع سنابل میں سوخت کی کہانی "بلاشک و شبہ الحاقی ہے۔

ادارۂ اشاعت تصنیفات رضا بریلی نے زیر اہتمام مولانا محمد منان رضا بریلوی ایک کتاب بنام "دو علمائے حرمین اور اعلیٰ حضرت"، شائع کی۔ اسکے صفحہ ۱۶۵ پر اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کو جن سلاسل کی اجازت حاصل تھی ان کا تفصیلی ذکر ہے۔ کل تیرہ سلاسل مبارکہ فاضل بریلوی نے تحریر فرمائے ہیں۔ ان میں بارہواں سلسلہ "بدیعیہ" ہے۔ "والسلسلۃ البدیعیۃ"،

الغرض جن تیرہ ۱۳ مقدس سلسلوں کی اجازت فاضل بریلوی کو حاصل تھی۔ جن میں وہ کسی کو بھی اپنا قائم مقام و جانشین بنانے کا استحقاق رکھتے تھے اور جن میں وہ خود صاحب اجازت و خلافت تھے ان میں سلسلہ بدیعیہ بھی ہے، اب اگر سبع سنابل کی مذکورہ روایت کو الحاقی اور محرف نہ مانا جائے تو پھر حضرت ابو الحسین احمد نوری، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی اور سید العلمائے کے شجروں اجازتوں اور خلافتوں کی کیا حیثیت رہ جائے گی!

اخبار الاخیار جیسی مستند ترین کتاب میں شیخ محقق دہلوی علیہ الرحمۃ بابا کپور مجذوب علیہ الرحمۃ کا جو اجلہ اولیاء میں تھے۔ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"انتساب او درسلوک بسلسلہ شاہ مدار بود"

(اخبار الاخیار ص ۲۹۷)

ادارہ استقامت کانپور نے ایک کتاب بنام "شاہ برکت اللہ حیات اور علمی کارنامے" شائع کیا۔ اسکے صفحہ ۱۳ پر ہے۔

"شاہ برکت اللہ اپنے والد کے وصال کے بعد مارہرہ تشریف لاچکے تھے کالپی کے مشائخ سے غائبانہ عقیدت روزافزوں تھی۔ لہذا انھوں نے کالپی کا سفر کیا اور شاہ فضل اللہ کالپوی سے

اجازت وخلافت سلاسل عالیہ قادریہ، چشتیہ وسہروردیہ
ونقشبندیہ ابوالعلائیہ ومداریہ بدیعیہ حاصل کی "

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۱ پر سلسلہ مداریہ یوں بیان کرتے ہیں
"شاہ برکت اللہ شاہ فضل اللہ، سید احمد، سید محمد، شیخ
جمال اولیاء، شیخ قیام الدین، شیخ قطب الدین، سید جلال
عبدالقادر، سید مبارک، سید اجمل شاہ بدیع الدین مدار
شیخ عبداللہ شامی، شیخ عبدالاول، شیخ امین الدین،
امیر المؤمنین حضرت مولیٰ مرتضیٰ علی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین
حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم "

جناب غلام شبر قادری برکاتی بدایونی نے نعیب الحکم صاحب سجادہ آستانہ مارہرہ
ایک رسالہ حصہ اول ملقب بہ "تنویر العین من کنز مدائح السید ابی الحسین" شائع
کیا۔ اسکے صفحہ ۲۸ پر تحریر ہے۔

"حضور میر سید محمد قدس سرہ نے حضرت شیخ جمال اولیا
کاکوروی قدس سرہ سے طریقہ چشتیہ میں بیعت کی اور سلاسل
قادریہ سہروردیہ ومداریہ میں اجازت پائی "

کیا سوخت اور کالعدم سلسلوں میں بھی اجازت ملتی ہے؟ اسی مذکورہ بالا
کتاب کے صفحہ ۱۰۸ پر زیر عنوان "شجرۂ مداریہ جدیدہ کالپویہ" ملاحظہ ہو۔

"حضرت شیخ قیام الدین رحمتہ اللہ علیہ
حضرت قطب الدین رحمتہ اللہ علیہ
حضرت سید جلال عبدالقادر رحمتہ اللہ علیہ
حضرت سید مبارک رحمتہ اللہ علیہ۔

حضرت سید اجمل رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت شاہ بدیع الدین قطب مدار رحمۃ اللہ علیہ

حضرت شیخ عبداللہ شامی رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت شیخ عبدالاول رحمت اللہ علیہ

حضرت شیخ امین الدین رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امیر المومنین سیدنا و مولانا علی کرم اللہ تعالےٰ وجہہ المصفیٰ

مذکورہ بالا شجرہ بعینہ حضرت شاہ ابو الحسین احمد نوری مارہروی کے تحریر کردہ شجرہ کی طرح ہے، سرکار صاحب البرکات سرکار سیدنا آل رسول برکاتی، اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، سرکار ابو الحسین احمد نوری اور سید العلما سید آل مصطفےٰ علیہم الرحمت کے ارشادات اور اہلسنت وجماعت کی کتابوں اور سالوں کی شہادتوں نے قطعی طور پر واضح کر دیا کہ سبع سنابل کی مذکورہ روایت پر اعتماد کرنا اور کتاب مذکور کو بنیاد بنانا اور اسی سبع سنابل پر اعتماد کر کے سلسلہ مداریہ کو سوخت ماننا ـــــ دراصل مارہرہ شریف کا اپنی شریف اور خود بریلی شریف کی تحریروں کو ڈائنامیٹ کرنا ہے۔

معتبر شہادتوں سے بات واضح ہو چکی ہے پھر بھی سبع سنابل،، کی حقیقت اور اسکی قرار واقعی حیثیت کو مزید اجاگر کرنے کے لئے چند اور حوالے قارئین کرام کے حوالے کر دوں

کتاب مسالک السالکین جلد اول بار اول میں حضرت زندہ شاہ مدار کے پانچ خلفاء کا ذکر ہے، اول تمن جنکے پیرو دیوانگان کہلائے۔ دوم سید اجمل جنکے پیرو اجملی کہلائے، سوم خلیفہ کے پیرو فقیر طالبان کہلائے، چہارم خلیفہ کے پیرو فقیر قادران کہلائے۔ اور پنجم خلیفہ حضرت قاضی مظاہر تھے جنکے پیرد

عاشقان کہلائے۔ اور یہ عاشقان ذیل شہرت یافتہ ہیں۔

(۱) عاشقان امام نور دزی ______ حضرت امام نور دز سے

عاشقان سرختہ شاہی ______ حضرت سید خاکسار سے

عاشقان کمر بستہ ______ حضرت شاہ درگاہی کمر بست سے

عاشقان لعل شہبازی ______ حضرت شاہ امان اللہ درویش دہلوی سے

عاشقان باباگوپالی ______ حضرت گوپال درویش سے

عاشقان سکھاشاہی ______ حضرت میران سکھا سے

عاشقان کمال قادری ______ حضرت مولانا کمال الدین قادری قریشی سے

عاشقان کریم شاہی ______ حضرت شیخ کریم الدین سے

حضرت شاہ امام نور دز، حضرت سید خاکسار، حضرت شاہ درگاہی کمر بست، حضرت شاہ امان اللہ، حضرت گوپال درویش، حضرت میران سکھا، حضرت مولانا کمال الدین قادری قریشی اور حضرت شیخ کریم الدین سلسلہ عالیہ مداریہ سے باضابطہ منسلک تھے، خلافت واجازت یافتہ تھے۔ کیا بقول سبع سنابل سوخت ہو جانے کے بعد بھی یہ ممکن ہے؟

کتاب "بدایوں قدیم وجدید" جس میں بدایوں کی مختصر تاریخ اور اسکی نئی و پرانی عمارات و مزارات کا تذکرہ ہے ۱۹۲۰ء میں پہلی بار چھپی اسکے صفحہ ۲۷۴ پر ہے۔

"شیخ محمد جھندہ آپ مرید و خلیفہ حضرت سیدنا قطب الاقطاب حضرت سید بدیع الدین قطب المدار کے تھے جھندہ اس وجہ سے مشہور ہے کہ حالت وجد میں کوداکرتے تھے، بدایوں میں متصل تالاب چندو کھر میں ایک مقبرہ بطور گنبد کے بنا ہے اس میں آپکا مزار ہے"

حضرت فتاح بدایونی: آپ حضرت قطب المدار رضی اللہ عنہ مکن پوری کے مرید ہیں

کتاب جواہر ہدایت و زواہر ہدایت میں شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کے تین شجرۂ خلافت مذکور ہیں۔ ایک خواجہ باقی باللہ سے، دوسرا شیخ عبد الاحد، شیخ رکن الدین، شیخ عبد القدوس سے ہوتا ہوا شیخ عبد السلام علی شاہ پھر عبد العزیز مکی تک ــــــ اور تیسرا شجرہ شیخ عبد الاحد، شیخ رکن الدین، شیخ عبد القدوس درویش محمد بن قاسم، سید بڈھن اور سید اجمل سے ہوتا ہوا شاہ بدیع الدین مدار تک اور پھر طیفور شامی، عین الدین شامی، امین الدین شامی اور امام عبداللہ علمبردار تک

کتاب ناصر السالکین علیٰ طریق العارفین کے صفحہ ۱۸۶ پر شجرہ عالیہ مداریہ رزاقیہ یوں درج ہے ــــــ "عن حضرت مولانا شاہ نظام الدین محمد فرنگی محلی قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا قطب الآفاق وسید المشتاق سید شاہ عبد الرزاق بانسوی قدس سرہ وھو عن حضرت شاہ دوست محمد عرف شاہ دوسی لکھنوی قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا تراب قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا شاہ میر سید علی شاہ عاشقان قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا شیخ محمد علی بنگالی قدس سرہ معروف بہ شیخ قاضن قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا شاہ شیخ پیادہ جونپوری مکن پوری قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا شاہ شیخ ابی القاسم قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا شاہ بھیکا قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا شاہ ابو الخیر قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا شاہ حسام الدین قدس سرہ وھو عن حضرت مولانا شاہ بدیع الدین قطب المدار قدس سرہ۔

تو کیا بانسہ شریف کے حضرت سید عبد الرزاق قدس سرہ اور انکے ذریعہ ملا نظام الدین فرنگی محلی بقول سبع سنابل ایک کمتر سلسلہ کی اجازت و خلافت پا گئے؟

کتاب سراج الفقہائے کے صفحہ ۶ پر زیر عنوان "گروہوں کا بیان" مؤلف لکھتا ہے:

"خانوادۂ طیفوریان سے کئی گروہ نکلے ہیں۔

پہلا مداریہ۔ جو شاہ بدیع الدین مدار سے جاری ہوا"

الاصول المقصود ۱۳۱۸ھ میں طبع ہوئی۔ اس میں حضرت مولانا شیخ عبد القدوس گنگوہی کے بارے میں صفحہ ۸۲ پر ہے کہ۔

"اجازت و خلافت سلسلہ قلندریہ چشتیہ و قادریہ و سہروردیہ و فردوسیہ و طیفوریہ از والد بزرگوار خود داشتند و سلسلہ مداریہ از حاجی الحرمین بڈھن یافتند و در فصول مسعودیہ است کہ این ہمہ سلاسل سبعہ را القدوسیہ می نامند یعنی کل واحد من ھذہ السبع قدوسیۃ ینتھی الی القدوس السلام او یرتبط بعبد القدوس بن عبد السلام چنانچہ مولوی معنوی در منظومہ مختصرہ بدین معنی اشارت کردہ گفتہ اندہ

نیز عبد القدوس عبد سلام	از بڈھن حاجی از حسام ہمام
او ز بو الفتح او ز قاضن داشت	انچہ قطب المدار درو کاشت
با مداریہ روز و شب باشیم	بدو پیوستہ چوں دو لب باشیم

اسی کتاب کے صفحہ ۳۹۰ پر ایک شعر اور ملاحظہ ہو۔

شیخ قاضن ہم حسام الدین امام	ہم بدیع و ہم علمبردار۔۔ نام

یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہے کہ میرے پاس ایک ایسا بھی منظوم شجرۂ مداریہ ہے جسکی تصدیق شہزادہ مارہرہ مطہرہ حضرت مولانا سید ابوالحسین احمد نوری کے سلسلہ بدیعیہ سے ہوتی ہے۔

حضرت شاہ فضل رسول بدایونی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ اور حضرت شاہ ابوالحسین احمد نوری مارہروی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ مداریہ میں —— دونوں کے دادا پیر، حضرت اچھے میاں ہیں۔ حضرت نوری میاں اپنے جد و مرشد حضرت سید آل رسول احمدی کے توسط

سے ـــــ اور حضرت علامہ فضل رسول، حضرت عبدالمجید کے توسط سے بقیہ سلسلہ مداریہ دونوں کا آخر تک ایک ہے، حضرت نوری میاں کا شائع کردہ عربی میں جس شجرہ مداریہ کو آپ پڑھ چکے۔ اسی کو اردو میں منظوم صورت میں بآسانی یاد کرنے کے لئے پڑھنا چاہیں تو ملاحظہ فرمائیں۔ ماہنامہ آستانہ اگست ۱۹۵۹ء کا صفحہ ۱۸۔

اس حقیقت کے واضح ہو جانے کے بعد کہ سلسلہ برکاتیہ اور سلسلہ رضویہ کے تاجدارں مثلاً حضرت سید برکت اللہ، حضرت سید حمزہ، حضرت سید آل رسول، حضرت سید ابوالحسین احمد نوری، حضرت فاضل بریلوی اور حضرت سید آل مصطفٰے علیہم الرحمۃ والرضوان کو سلسلہ عالیہ مداریہ کی اجازت وخلافت حاصل تھی ـــ نیز۔ منظہر حق حضرت عبدالقادر بدایونی اور تاجدار اہلسنت حضرت فضل رسول علیہما الرحمۃ والرضوان بھی سلسلہ مداریہ میں مجاز و ماذون تھے ـــ اور ـــ سلسلہ مداریہ اپنے ایک نام سے نہیں بلکہ مختلف گروہوں اور ناموں سے جاری رہا۔

اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ حضرت قطب المدار نے اپنی طویل ترین مدت عمر میں بے شمار " اولیاء اللہ اور محبوبان بارگاہ الہ " کو خرقہ خلافت عطا فرمایا۔ جیسا کہ غوث العالم محبوب یزدانی سلطان سید اشرف جہانگیر سمنانی قدس سرہ النورانی نے پہلے تو خرقہ خلافت کی پانچ قسمیں " لطائف اشرفی " میں بیان کیں، جسمیں ایک " خرقہ محبت " بھی ہے اور اسکے بارے میں فرمایا کہ جب میری ملاقات حضرت بدیع الدین مدار سے ہوئی تو بوقت واپسی میں نے انھیں شایان شان رخصت کیا اور حضرت مدار پاک نے مجھکو " خرقہ محبت " عطا فرمایا۔ اس طرح سلسلہ مداریہ کی اشاعت کا باعث سلسلہ اشرفیہ بھی ہوا کیوں کہ سلسلہ خلفاء ہی سے جاری رہتا ہے مفتی اعظم ہند کا فرمان جسکی فوٹو کاپی میرے پاس ہے ملاحظہ فرمائیں۔

" حضور سیدنا قطب المدار قدس سرہ کا سلسلہ جاری ہے

سلسلہ خلفاء ہی سے جاری ہوتا ہے، واللہ تعالیٰ اعلم

فقیر مصطفیٰ رضا غفرلہ

مہر ۱۳۷۷ھ

الحمد للہ میں نے بدلائل قاہرہ ثابت کر دیا کہ سلسلہ عالیہ بدیعیہ جاری ہے۔ اسے سوخت قرار دینا غلط، خلاف واقعہ اور بے شمار اولیاء اللہ کی تکذیب ہے ایسی بے سرو پا باتیں اگر سبع سنابل میں ہیں تو وہ میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ کی تحریر کردہ ہرگز نہیں بلکہ الحاقی ہیں اور جب الحاق وتحریف کسی تصنیف میں ثابت ہو تو اس سے استدلال کرنا، تحقیق حق سے انحراف ہے۔ ایسی کتابوں کے مندرجات کو تحقیق اور علمائے ربانیین کی تائید کے بغیر قبول کرنا خشیت الٰہی سے محرومی کی علامت ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ حضرت میر عبد الواحد بلگرامی قدس سرہ کے وصال کے بعد شائع کردہ "سبع سنابل" کی بعض الحاقی عبارتوں نے اسے لائق استدلال نہیں رکھا کہ اسکی ہر بات کو بلا چوں چرا تسلیم کر لیا جائے اور ایک سبع سنابل کے لئے مارہرہ مطہرہ، کچھوچھہ مقدسہ، بدایوں شریف، کالپی شریف اور بریلی شریف کے اکابرین واولیائے کاملین کے شجروں کو ڈائنامیٹ کر دیا جائے اور ان کی دھجیاں اڑا دی جائیں۔ ایسا ہرگز نہ کیا جائے بلکہ اعلان کر دیا جائے۔ کہ "سبع سنابل" چونکہ الحاقی عبارتوں پر مشتمل ہے اس لئے اس کتاب کے جملہ مندرجات سے استدلال درست نہیں ـــــ سبع سنابل کا تعارف اسلئے ضروری تھا تاکہ مطیع الرحمٰن کی طرح دوسرے لوگ غلط نتیجہ نہ نکالیں

مجھے یاد آتا ہے کہ مفتی عبد المنان اعظمی نے بھی مطیع الرحمٰن جیسی غلطی کی تھی۔ کہ جو کتاب محرف یا من گھڑت یا الحاقی ہو اس سے ہی استدلال کیا جائے، مثلاً کربلا کا مسافر جو حسین نمبر کے طور پر ہے۔ علامہ مشتاق احمد نظامی نے اسے شائع کیا تھا۔ اس میں مفتی عبد المنان صاحب کا ایک مضمون بعنوان "خلافت علی عقائد کی روشنی میں" شائع ہوا تھا۔ اس میں مفتی صاحب نے "سر العالمین" کو حجۃ الاسلام امام محمد غزالی علیہ الرحمۃ کی کتاب قرار دیکر اسکی ایک عبارت نقل کی تھی۔ جب کہ ایک معمولی علم رکھنے والا جس نے "تحفہ اثنا عشری" پڑھا ہو، بخوبی جانتا ہے کہ "سر العالمین" غلط طور پر امام غزالی قدس سرہ کی طرف منسوب ہے۔ تفصیل درکار ہو تو ملاحظہ فرمائیں میری کتاب "حضرت معاویہ خلیفۂ راشد"۔

(۲۴) اولادِ رسول کے خلاف دل کا غبار نکالنے کے لئے جب "کل کے بریلی" سے کوئی تعاون حاصل نہ ہو سکا۔ تصنیفات اعلیٰ حضرت، ارشادات حجۃ الاسلام اور فرمودات مفتی اعظم سے مدد نہ ملی۔ تو الحاقی اور محرف کتابوں کی تلاش شروع ہوئی ——— مفتی عبد المنان کو ایک غلط کتاب "سر العالمین" ملی۔ اور مطیع الرحمٰن کو "الحاقی سبع سنابل"۔ خدا جانے کیا ہو گیا ہے! ——— مفتی عبد المنان ——— اور ——— مطیع الرحمٰن کو ——— نہ قرآن وحدیث سے استدلال نہ مستند ترین کتب اسلاف سے ——— اور نہ ہی تصنیفات اعلیٰ حضرت کی طرف نظر التفات، محض الحاقی کتاب سے کریں ذکر سادات! ——— یہ تھی تحقیق، سبع سنابل کے بارے میں۔ اس کے مندرجات کے بارے میں۔ اور اس سے پیدا ہو سکنے والے سنگین نتائج کے بارے میں ——— اب ملاحظہ ہو سبع سنابل کی وہ عبارت جو مطیع الرحمٰن کو سب سے زیادہ پسند آئی اور خود ہی اس کا ترجمہ بھی کر دیا۔ مطیع الرحمٰن فرماتے ہیں:

پس ثبوت کرامت دینی بتقوی است نہ بسیادت
ونہ پیوند فرزندی قال علیہ الصلوٰۃ والسلام
"لو کان فی بلد ولدی والناس اتقی منہ
فلیس منی،، پس دینی عزت کا ثبوت تقوی و پرہیزگاری
سے ہوگا خاندانی سیادت اور حسب ونسب سے
نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔
"کسی شہر میں میری اولاد بھی ہو اور وہاں کے لوگ
ان سے زیادہ متقی ہوں تو درحقیقت وہ میری
اولاد نہیں۔،، (نذر آخر ص۸۷)

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی بندہ اعلیٰ
واکرم ہے جو اتقی ہے۔ اور یہ حقیقت کتاب وسنت سے ثابت
ہے۔ لیکن شرافت سیادت سے مطلقاً انکار، فضیلت فرزندی
رسول سے انحراف اور نسب کو بالکل غیر مؤثر قرار دینا کسی غلط
استاد کے حلقہء درس میں رہنے کا نتیجہ ہے ـــــــ مثال کے طور
پر آپ "امامت،، کو لے لیجئے! اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی فرماتے ہیں:

امامت میں بعد اس کے کہ دو شخص جامع شرائط
امامت سنی صحیح العقیدہ غیر فاسق مجاہر ہوں
قرآن عظیم صحیح پڑھتے حروف مخارج سے بقدر
تمایز ادا کرتے ہوں سب سے مقدم وہ ہے کہ
نماز و طہارت کے مسائل کا علم زیادہ رکھتا ہو
پھر اگر اس علم میں دونوں برابر ہوں تو جس کی
قرأت اچھی ہو پھر جو زیادہ پرہیزگار ہو شبہات

سے زیادہ بچتا ہو پھر جو عمر میں بڑا ہو پھر خوش خلق
ہو پھر جو تہجد کا زیادہ پابند ہو ــ یہاں تک
شرف نسب کا لحاظ نہیں ـــــ جب ان سب
باتوں میں برابر ہوں تو اب شرافت نسب سے
ترجیح ہے ـــــ فی التنویر والدر الاحق
بالامامۃ الاعلم باحکام الصلوۃ بشرط اجتنابہ
للفواحش الظاہرۃ ثم الاحسن تجویدا ثم الاورع
ثم الاسن ثم الاحسن خلقا با ئضم الفۃ بالناس ثم
اکثرھم تہجدا ثم الاشرف نسبا اھ مختصر
(فتاوی رضویہ جلد ۳ صہ ۱۹۷)

اگر مطیع الرحمٰن کی پسندیدہ الحاقی کتاب کی اس بات کو بھی مان لیا جائے کہ "دینی عظمت کا ثبوت تقوی سے ہوگا حسب نسب سے نہیں" تو پھر اعلیٰ حضرت نے مذکورہ بالا فتوے میں بالآخر نسب کو ہی جو ترجیح دی ہے کہ ـــــ "جب ان سب میں برابر ہوں تو اب شرافت نسب سے ترجیح ہے" اس کا کیا مطلب ہوگا؟ ـــــ فرض کیجئے دو زبردست متقی اور پرہیزگار ہیں۔ ایک پورنوی خاں صاحب اور دوسرے کچھوچھوی سید صاحب! فرمایئے دونوں میں افضل و اعلیٰ کون ہے۔ جبکہ علم و تقویٰ میں دونوں مساوی ہوں؟ پھر یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ خاندانی سیادت اور حسب و نسب کا شریعت میں کوئی دخل نہیں۔ حسب و نسب کی عظمت سمجھنا ہو تو شریعت مطہرہ کا ٹھیک سے مطالعہ کیجئے۔ غربت و افلاس کی صورت میں بریلی اور پورنیہ کے خاں صاحب، شیخ صاحب، صاحب، مرزا صاحب غرضیکہ ہر غیر ہاشمی بشرائط معلومہ زکوٰۃ لے سکتا ہے۔ بلکہ یہ اس کا حق ہے۔ مگر غربت

وافلاس کی صورت میں بھی ہر ہاشمی کے لئے زکوٰۃ لینا ———
——— شرعاً سخت حرام ہے۔ مطیع الرحمٰن بتائیں حرمت کی وجہ کیا ہے؟
فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف آخر ص ۱۳۱ قارئین کرام ملاحظہ فرما
چکے۔ اب مطیع الرحمٰن سے گذارش ہے کہ مندرجہ ذیل باتوں کی وجہ
بتائیں۔ ۱۔ سید کی بے توقیری سخت حرام ہے۔ کیوں؟ ۲۔ سرکار دو عالم
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص پر بھی لعنت کی جو ان کی اولاد سے اس
چیز کو حلال رکھے جو اللہ نے حرام کی۔ والمستحل من عترتی ما حرم اللہ۔
اس ارشاد کی کیا وجہ ہے؟ ۳۔ جو سادات کا حق نہ پہچانے وہ یا تو
منافق ہے یا حرامی یا حیضی بچہ۔ کیوں؟ ۴۔ مذکورہ بالا باتیں علمائے
ملت اور اولیائے امت کے لئے ہوتیں تو وجہ ظاہر ہے۔ کہ علم وفضل،
تقویٰ وطہارت کی بنا پر مذکورہ عظمتیں حاصل ہیں۔ مگر علم وفضل
اور تقویٰ وطہارت کی شرط لگائے بغیر مطلقاً رسول پاک صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم نے اس طرح کیوں فرمایا۔

ستة لعنتهم لعنهم الله وكل نبی مجاب الزائد فی
كتاب الله والمكذب بقدر الله والمستحل من عترتی
ماحرم الله (الحديث) فتاویٰ رضویہ اور من لم يعرف
حق عترتی فلاحدی ثلث اما منافق واما ولد
زانية واما حملته امه علی غير طهر (فتاویٰ رضویہ)

اور کیا مطیع الرحمٰن یہ بھی بھول گئے کہ روز قیامت ہر نسب وحسب
وسبب منقطع ہو جائیں گے سوائے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے نسب وحسب وسبب کے ——— یہ اعزاز واکرام،
یہ مقام ورتبہ۔ کیا نسب کی بنیاد پر کسی اور کو بھی حاصل ہے؟ حضور

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خاندان سیادت اور ان کے حسب ونسب کی عظمت اور "حرمت زکوٰۃ خوری کے ذریعہ" ان کی کرامت وبزرگی کا اعلان فرمادیا۔ اب اگر مطیع الرحمٰن سرکار کی بات نہ مانیں تو میں کیا کروں؟ آخر میں قارئین کرام مطیع الرحمٰن کی ایک زبردست جہالت ملاحظہ فرمائیں۔ سبع سنابل میں ایک حدیث درج تھی جس کا ترجمہ مطیع الرحمٰن نے کیا ہے اور زبردست ٹھوکر کھائی ہے ملاحظہ ہو حدیث اور اس کا ترجمہ

قال علیہ الصلوۃ والسلام لو کان فی بلد ولدی
والناس اتقی منہ فلیس منی (سبع سنابل)

اس کا ترجمہ یوں کرنا چاہیئے تھا

"فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ اگر کسی شہر میں میری اولاد ہو اور لوگ ان سے زیادہ متقی ہوں تو وہ میری روش پر نہیں"

مگر مطیع الرحمٰن نے جو ترجمہ کیا ہے وہ پڑھیئے

رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ـــ "کسی شہر میں میری اولاد بھی ہو اور وہاں کے لوگ ان سے زیادہ متقی ہوں تو درحقیقت وہ میری اولاد نہیں" (نذر آخر ص۷۸)

بغض آل رسول کا شکار اور سادات بیزار مطیع الرحمٰن اتنے حواس باختہ ہو چکے ہیں کہ "فلیس منی" کا ترجمہ "میری اولاد نہیں" کر بیٹھے۔ کل وہ دن دور نہیں جب حدیث نبوی ـــ "النکاح سنتی فمن

رغب عن سنتی فلیس منی" میں بھی "فلیس منی" کا ترجمہ یہ کر دیں کہ "میرا امتی نہیں" ــــ جو شخص عام فہم عربی الفاظ "فلیس منی" کا صحیح ترجمہ بھی نہ کر پائے کیا وہ درس و تدریس کے لائق ہے؟ کیا اس سے مدرسہ کا وقار بڑھے گا؟ اور کیا اسے علمی مباحث میں حصہ لینے کا حق ہے؟

آج کے بریلی کا غلط پروپیگنڈہ

ایک کتابچہ بنام "ویڈیو۔ٹی۔وی کا شرعی استعمال بتانے والا ایک اہم فتوی اور چار اشتہار" منجانب غلامان مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وصحبہ وبارک وسلم۔ پتہ حنفی دار الافتاء کوچۂ اشرفی محلہ کوٹ غربی سنبھل ضلع مراد آباد یوپی میرے مطالعہ سے گذرا جس میں سب سے پہلے حضرت شیخ الاسلام کا وہ فتوی جسے قارئین اسی آخر میں پڑھ چکے ہیں مع استفتاءً شائع کیا گیا۔ پھر مکتوب گرامی حضرت علامہ کاظمی صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان کے عنوان سے حضرت کا وہ خط شائع کیا گیا جو شیخ الاسلام کے نام حسب ذیل ہے۔

رئیس المحققین حضرت علامہ سید محمد مدنی الاشرفی الجیلانی دامت معالیہم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مزاج اقدس!

حضرت کا مکتوب گرامی شرف صدور لایا یاد فرمائی کا بے حد شکریہ جناب کے ارسال کردہ استفتاء وفتاوی کو بغور سنا۔ تینوں فتاوی حضرت کی فہم وذکاء اور تحقیق وجستجو کا منھ بولتا شاہکار ہیں بے شک جناب کی ذہانت اور استنباط لائق صد ستائش اور قابل تحسین وآفریں ہیں آپ

نے جس آسانی سے ایسے مشکل مسائل کو عام فہم انداز میں ڈھال کر حل فرمایا ہے وہ آپ ہی کا حق ہے بزرگان دین اور علماء امت کے مختلف اقوال کو جس عمدگی سے بیان فرمایا ہے اور جس حسن وخوبی سے نبھایا ہے وہ آپ کے انشراح صدر اور علوم عقلی ونقلی میں مہارت تامہ کا مظہر اتم ہے خصوصًا طرز استدلال اور انداز تحریر باعث رشک ہیں۔ میں ہر سہ فتاوی میں آپ سے متفق ہوں بالخصوص ویڈیو کیسٹ، ٹی۔ وی اور فلم کے بارے میں جس قدر عرق ریزی سے جناب نے تحقیق فرمائی اور پھر جس خوبصورتی سے ان حقائق کی روشنی میں جائز اور ناجائز صورتوں میں امتیاز کرتے ہوئے فتوی قلم بند کیا ہے وہ قابل تقلید ہے اسی طرح فوٹو کے مسئلے میں بھی حضرت نے علمائے اہل سنت کے تمام اقوال کو پیش نظر رکھتے ہوئے ممنوع اور ناجائز صورتوں کو ممتاز فرما کر آپ نے حق واضح فرمادیا۔ نماز عشاء کے اوقات کے مسئلے میں میں نے بھی ایک فتوی مرتب کیا تھا جو پیش خدمت ہے میں بارگاہ عظمت پناہ میں صمیم قلب سے دعاگو ہوں کہ آپ جیسے اہل علم اور صاحب فہم وذکاء حضرات کا سایہ اہل سنت پر تادیر قائم رہے۔ اللہ تعالی جل شانہ، آپ کا حامی وناصر ہو۔

والسلام مع الاحترام

سید احمد سعید کاظمی

پھر زیر عنوان "غلط پروپیگنڈہ سے بچیں" کتابچے میں مذکور ہے۔

ایسا ہرگز نہیں ہے کہ حضرت مفتی اعظم ہند علامہ شاہ مصطفٰے رضا خاں رضی اللہ تعالی عنہ وغیرہ علماء کرام نے کافروں سے سود لینے کو جائز بتایا ہو نیز۔ ایسا بھی ہرگز نہیں ہے کہ حضرت رئیس المحققین

شیخ الاسلام علامہ سید شاہ مفتی محمد مدنی میاں دامت برکاتہم القدسیۃ اور حضرت علامہ مولانا مولوی حافظ وقاری مفتی محمد معین الدین صاحب قبلہ مفتی اعظم سنبھل وغیرہ علماء کرام نے بے ضرورت شرعیہ جاندار کے فوٹو کو جائز بتایا ہو جیسا کہ عوام میں کچھ اس طرح کی باتیں کہی سنی جاتی ہیں۔ بلکہ بات دراصل یہ ہے کہ جب علماء کرام سے دریافت کرنے والوں نے اس انداز میں دریافت کیا کہ کیا موجودہ ہندوستان کے کافروں سے سود لینا جائز ہے تو انھوں نے سوال کرنے والوں کے خیال کی اصلاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ چونکہ فی زماننا ہندوستان کے کافر حربی ہیں ان کا مال معصوم نہیں بلکہ مباح ہے اس لئے اگر ان کا مال دھوکہ دیئے بغیر عزت وآبرو کے ساتھ حاصل ہو تو مال مباح سمجھ کر لینا جائز ہے سود نہیں اگرچہ عوام اس کو اپنی جہالت سے سود سمجھیں۔ حاصل یہ ہوا کہ علماء نے سود کو جائز ہرگز نہیں بتایا ہے بلکہ ایک ایسا معاملہ جو عند الفقہاء سود نہیں مگر عوام نے اس کو بظاہر سود سمجھ رکھا ہے علماء نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ سود ہی نہیں ہے لہٰذا سود کی حرمت کے نصوص اس سے متعلق نہیں یعنی جن آیتوں، جن حدیثوں اور فقہاء کرام کی جن عبارتوں میں سود کو حرام فرمایا گیا ہے اور سود کھانے والوں کے لئے سخت وعیدیں شدید سزائیں بیان کی گئی ہیں ان کا تعلق اس سے نہیں۔ اس لئے کہ یہ سود ہی نہیں۔ پھر علماء نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ یہ معاملہ سود تو ہے مگر سود کی حرمت کے نصوص مخصوص البعض ہیں اور یہ صورت ان سے مستثنیٰ ہے یوں ہی دریافت کرنے والوں نے جب علماء کرام سے اس انداز میں

دریافت کیا کہ ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ جو تصویریں بنائی جاتی ہیں جو فوٹو کھینچے جاتے ہیں وہ حرام ہیں یا نہیں نیز ٹی وی پر علماء کرام کی تقریریں ان کی تصویریں سنی دیکھی جا سکتی ہیں یا نہیں اس طرح کے سوالوں کے جواب میں علماء کرام نے دریافت کرنے والوں کے خیال کی اصلاح کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ویڈیو کیمرہ کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی یوں ہی ٹی۔ وی اسکرین پر دستی عکسی کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں چھپتی۔ لہٰذا تصویر کی حرمت کے نصوص اس سے متعلق نہیں یعنی جن حدیثوں اور فقہاء کرام کی جن عبارتوں میں تصویر کو حرام فرمایا گیا ہے تصویر کھینچنے والوں کے لئے جو سزائیں بیان کی گئی ہیں۔ ان کا اس سے تعلق نہیں اس لئے کہ یہ تصویر ہی نہیں۔ اگرچہ عوام اس کو اپنی جہالت سے تصویر سمجھیں۔ حاصل یہ ہوا کہ علماء نے تصویر کو جائز ہرگز نہیں بتایا بلکہ ایک ایسا عکس جو عند الفقہاء تصویر نہیں مگر عوام نے بظاہر اس کو تصویر سمجھ رکھا ہے علماء نے اس کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ تصویر نہیں پھر علماء نے یہ ہرگز نہیں فرمایا کہ ٹی۔ وی اسکرین پر نظر آنے والی شبیہ تصویر تو ہے مگر تصویر کی حرمت کے نصوص مخصوص البعض ہیں اور یہ تصویر ان سے مستثنیٰ ہے بلکہ علماء کرام کا ارشاد یہ ہے کہ یہ عکس تصویر ہی نہیں کہ اس کے لئے حفظ شبح و صورت درکار ہے جو یہاں نہیں لہٰذا اس سے تصویر کے احکام متعلق نہیں۔ اب حضرت شیخ الاسلام کے فتوے کے اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین مسئلہ مندرجہ ذیل میں کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعہ جو تصویریں بنائی جاتی ہیں اس پر حرمت اور شرعی ممانعت کا حکم لگے گا کہ نہیں علماء کرام کی تقاریر اور بیاہ شادی

کے موقع پر تصاویر کا نکالنا اور ویڈیو کیسٹ پر پروگرام کو ریکارڈ کرنا یادگار کے طور پر، یا علماء کرام کی تقاریر سے تبلیغ و ہدایت کی نیت سے ویڈیو بنانا جائز ہے کہ نہیں؟

الجواب: اللھم ھدایۃ الحق والصواب مذکورہ بالا سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ سائل ویڈیو کیمرے کی حقیقت اور نوعیت سے واقف کار نہیں ہے جبھی اس نے اس کو تصویر کشی کا آلہ سمجھ لیا ہے۔ اور اس کے خیال میں ویڈیو کیسٹ کے فیتے میں تصویریں ہوتی ہیں جنھیں ٹی۔وی کے ذریعہ دکھایا جاتا ہے حالانکہ تحقیق اسکے خلاف ہے۔ میں نے اس سلسلہ میں بذات خود ویڈیو اور ٹی۔وی کے مسلم وغیر مسلم ماہرین سے رابطہ قائم کیا اور معلومات حاصل کیں تحقیق کے بعد یہ بات واضح ہوتی ہے کہ ویڈیو کیسٹ میں کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں چھپتی۔ ..... ویڈیو اور ٹی۔وی کے استعمال کرنے کا معاملہ بالکل گراموفون، ٹیپ ریکارڈ اور آئینوں کے استعمال کرنے کے معاملہ کی طرح ہے جس طرح بالاتفاق گراموفون و ٹیپ ریکارڈ سے ہر وہ بات سنی جاسکتی ہے جس کا سننا ان کے بغیر بھی جائز ہے اور جس طرح آئینے کے اندر ہر ان چیزوں کو دیکھا جاسکتا ہے جن کا دیکھنا آئینے کے باہر بھی جائز ہے بالکل اسی طرح ویڈیو اور ٹی۔وی کے ذریعہ ہر ایسی چیز کو دیکھا اور سنا جاسکتا ہے جس کا دیکھنا اور سننا اس کے بغیر بھی جائز ہو۔ رہ گئے وہ امور جن کا دیکھنا اور سننا ناجائز و حرام ہو ویڈیو۔ اور ٹی۔وی کے ذریعہ بھی ان کا سننا اور دیکھنا ناجائز و حرام ہے۔ ...... سائل کے سوال کو سامنے رکھتے ہوئے جواب کی یہ صورت ہوئی کہ ویڈیو کیمرے کے ذریعہ کسی طرح کی کوئی تصویر نہیں بنائی جاتی لہٰذا جاندار کی تصویر کشی کی حرمت اور ممانعت کے جو نصوص ہیں اس کا اطلاق اس پر ہوتا ہی نہیں۔ بیاہ

شادی کے موقع کے وہ جائز مناظر جن کو دیکھنے اور سننے میں شرعاً کوئی مضائقہ نہ ہو۔ ویڈیو اور ٹی۔وی کے ذریعہ بھی دیکھے اور سنے جا سکتے ہیں اس صورت میں اس بات کی احتیاط ضروری ہے آج کل شادی بیاہ میں بے پردگی اور بے حجابی کے سبب عورتیں ہر پروگرام میں پیش پیش نظر آتی ہیں اور گاتی بجاتی ہیں، ویڈیو کو ان مناظر سے بچایا جائے اس لئے کہ جس طرح نامحرموں کے سامنے ان کا آنا اور نامحرموں کا ان کا دیکھنا اور ان کا گانا سننا حرام و ناجائز ہے اسی طرح ٹی۔وی پر بھی ان کو دیکھنے اور ان کے گانے بجانے سننے کا یہی حکم رہے گا۔ علماء کرام کی تقاریر نیز دینی و مذہبی پروگرام کی نشر و اشاعت کے لئے ویڈیو کا استعمال بالکل جائز ہے بلکہ جن علاقوں میں کوئی گھر ٹی۔وی سے خالی نہ ہو اور لوگ غیر شرعی پروگرام دیکھ دیکھ کر اپنے اخلاق و کردار کو خراب کر رہے ہوں نیز ان کے بچے بھی دیکھا دیکھی اسی روش پر چل رہے ہوں نہایت مناسب عمل ہو گا اگر ویڈیو کے ذریعہ خالص دینی، مذہبی علمی اخلاقی پروگراموں کو گھر گھر پہونچا کر ان کے افکار و نظریات کی اصلاح اور اعمال و افعال کی درستگی کی راہ نکالی جائے اور اس کے ذریعہ تبلیغ و ہدایت اور تعلیم و اصلاح کا کام انجام دیا جائے۔ اس طرح اگر ایک طرف لوگوں کو ٹی۔وی کے صحیح استعمال سے روشناس کرایا جا سکتا ہے تو دوسری طرف عظیم تعمیری کام بھی انجام دیئے جا سکتے ہیں۔ اور وہ بھی حدود شرع میں رہ کر۔

پھر زیر عنوان "عکس پائیدار ہوئے بغیر تصویر نہیں بنتا" کتابچہ میں تحریر ہے۔

آپ نے مدنی ازہری اختلاف کے بارے میں تو سنا ہی ہوگا ہم
آپ کو تصویر سے متعلق مدنی تحقیق اور ازہری تنقید آسان لفظوں
میں بتادیں بات یہ ہے کہ حضرت مفتی اعظم علامہ شاہ مصطفےٰ رضا
خاں صاحب اور حضرت علامہ مفتی سید افضل حسین صاحب علیہما الرحمۃ
والرضوان کی طرح حضرت شیخ الاسلام علامہ مفتی سید شاہ محمد مدنی
میاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ کا ارشاد یہ ہے کہ عکس پائیدار
ہوئے بغیر حقیقی معنی میں تصویر نہیں بنتا لہٰذا عکس ناپائیدار سے تصویر
کے احکام متعلق نہیں مگر علامہ اختر رضا خاں ازہری کے نئے خیال میں
عکس پائیدار کی طرح عکس ناپائیدار بھی تصویر ہے حاصل یہ کہ حضرت
مفتی اعظم، حضرت مفتی سید افضل حسین اور حضرت شیخ الاسلام کے نزدیک
عکس پائیدار اور عکس ناپائیدار میں فرق ہے بلفظ دیگر عکس قائم اور
عکس غیر قائم میں فرق ہے مگر علامہ اختر رضا خاں تنقید کرتے ہوئے
یہ فرق تسلیم نہیں کرتے جبکہ اب سے تقریباً چودہ سال پیشتر وہ خود یہ
فرق تسلیم کرچکے ہیں ملاحظہ ہو کتاب تصویروں کا حکم مؤلفہ علامہ اختر
رضا خاں ازہری شائع کردہ علامہ ریحان رضا خاں مصدقہ حضرت
مفتی اعظم و حضرت مفتی سید افضل حسین علیہما الرحمۃ والرضوان کی مندرجہ
ذیل متعلقہ عبارت ۲۲ اور آگے جو استفتاء رقمطراز ہے کہ فوٹو گرافی درحقیقت
عکاسی ہے جس طرح آئینہ اور پانی اور دیگر شفاف چیزوں پر صورت
کا عکس اتر آتا ہے اسی طرح فوٹو کے شیشہ پر مقابل صورت کا عکس
اتر آتا ہے فرق صرف یہ ہے کہ آئینہ وغیرہ کا عکس پائدار و قائم نہیں
رہتا اور فوٹو کا عکس مسالہ لگاکر قائم کرلیا جاتا ہے اس کا جواب یہ

ہے کہ یہی قائم کر لینا مصوری ہے اور یہی حرام ہے اور جب فرق خود مسلم ہے تو حکم میں فرق ماننا ضروری ہے۔ (کتاب مذکور ص ۶۳)

اس عبارت سے ظاہر ہے کہ عکس پائیدار ہوئے بغیر تصویر نہیں بنتا عکس کو قائم و پائیدار کر لینا ہی مصوری ہے۔ اور عکس ناپائیدار کو آئینہ کا عکس ہو یا کوئی اور حقیقی معنی میں تصویر سمجھنا صحیح نہیں یوں کہنے کو تو کہنے والے تصور و خیال کو بھی تصویر کہہ دیا کرتے ہیں جس طرح کچھ کہنے والے بعض صورتوں میں حاصل ہونے والے مال مباح کو سود کہہ دیا کرتے ہیں ظاہر ہے کہ جس طرح ان کے کہنے سے وہ مال مباح سود نہیں ہوگا اسی طرح ان کے کہنے سے عکس ناپائیدار تصویر نہیں ہوگا اور اس سے تصویر کے احکام ہرگز متعلق نہیں ہوں گے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حضرت مفتی اعظم کے مریدین و معتقدین کس بات کو مانتے ہیں ہمارا خیر خواہانہ مشورہ تو یہ ہے کہ اسی بات کو مانیں جس پر حضرت سیدنا مفتی اعظم نیز حضرت سیدنا مفتی سید افضل حسین علیہما الرحمۃ والرضوان کی مہر تصدیق ثبت ہے اور جس کو حضرت شیخ الاسلام مدظلہ العالی نے مفصل و مدلل طور پر اپنی کتاب مستطاب ویڈیو ٹی، وی کا شرعی استعمال میں تحریر فرمایا ہے یعنی عکس پائدار ہوئے بغیر تصویر نہیں بنتا اور آخر میں علامہ اختر رضا خاں سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اپنی ان دو متضاد تحریروں (یعنی اپنی تالیف کردہ کتاب تصویروں کا حکم اور اپنی نئی تصنیف ٹی۔ وی اور ویڈیو کا آپریشن کی تحریروں) پر سنجیدگی کے ساتھ خوب غور فرما کر یہ اعلان کر دیں کہ اب ان کو پائیدار و ناپائیدار کا یہ فرق تسلیم ہے یا نہیں! پھر کتابچے میں تحریر ہے

تصویر نہیں
ٹی۔وی۔ بکس پر جو شبیہ نظر آتی ہے وہ تصویر نہیں
دجہ یہ کہ پائیدار نہیں ہوتی جمتی نہیں جیسا کہ ظاہر ہے اور کوئی شبیہ
پائیدار ہوئے بغیر جمے بغیر حقیقی معنی میں تصویر نہیں جیسا کہ مجدد دین و ملت
حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمۃ والرضوان، اور حضرت
صدر الشریعہ بدر الطریقہ مصنف بہار شریعت علامہ حکیم ابو العلا محمد امجد علی
صاحب علیہ الرحمۃ والرضوان نیز تاجدار اہلسنت مفتی اعظم بھارت
حضرت علامہ شاہ مصطفےٰ رضا خاں نوری علیہ الرحمۃ والرضوان وغیرہ
علماء کرام کی عبارتوں سے صاف ظاہر ہے۔ سردست صرف درج ذیل
عبارتیں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ ارشاد فرماتے ہیں اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اقول وبہٖ
استعین منطبع ہونے کو شئی کا صرف صالح قبول صورت ہونا کافی نہیں ورنہ
ہر رطب حتی کہ پانی بھی منطبع ہو کہ سہولت تشکل، لازمہ رطوبت ہے بلکہ اس کے ساتھ حفظ
صورت بھی درکار قبول کو رطوبت چاہیئے اور حفظ کو اجزاء کا تماسک کہ جس صورت پر کر دیا
جائے قائم رہے۔ (فتاوی رضویہ شریف جلد اول ص۶۷۹، شائع کردہ شیخ غلام علی اینڈ سنز
کشمیری بازار لاہور) حضور صدر الشریعہ کا ایک فتویٰ ملاحظہ فرمائیں۔

۲۔ مسئلہ (۲۴۴) از بریلی بہاریپور مرسلہ سید ایوب علی صاحب
یکم ذی الحجہ ۱۳۴۳ھ

جس مکان میں آئینے قد آدم چار طرف لگے ہوں، اس مکان میں
نماز ہو جائے گی یا نہیں؟

الجواب: آئینہ سامنے ہو تو نماز میں کراہت نہیں کہ سبب کراہت
تصویر ہے اور وہ یہاں موجود نہیں اور اگر اسے تصویر کا حکم

دیں تو آئینہ کا رکھنا بھی مثل تصویر ناجائز ہو جائے حالانکہ بالاجماع جائز ہے اور حقیقت امر یہ ہے کہ وہاں تصویر ہوتی ہی نہیں بلکہ خطوط شعاعی آئینہ کی صقالت کی وجہ سے لوٹ کر چہرے پر آتے ہیں گویا یہ شخص خود اپنے کو دیکھتا ہے نہ یہ کہ آئینے میں اس کی صورت چھپتی ہو۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوی امجدیہ باب مفسدات الصلوٰۃ ص۱۸۳ جلد ۱)

۳۔ اب حضرت مفتی اعظم ہند سے کئے گئے دو سوال اور حضرت مفتی اعظم ہند کے ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

عرض مؤلف: عکسی تصاویر کے جواز کی بابت جو کسی مصری عالم نے فتوی دیا ہے اس کے متعلق حضرت کی رائے عالی کیا ہے؟

ارشاد عالی: خواہ کسی قسم کی ہو تصویر حرام ہے

عرض: جو لوگ جواز کے قائل ہیں اگر یہ دلیل پیش کریں کہ آئینہ یا پانی میں عکس دیکھنا جائز ہے تو کیمرہ کے ذریعہ حاصل کیا ہوا عکس بھی جائز ہونا چاہیئے؟

ارشاد: اگر آئینہ یا پانی میں عکس اس طرح جم جاتا کہ آپ اسے اٹھا کر رکھ سکتے ہیں تو وہ بھی حرام ہو جاتا (کتاب پندرھویں صدی ہجری اور منصب تجدید مؤلفہ عالی جناب الحاج نواب رحمت نبی خاں صاحب (شائع کردہ ادارہ تحقیقات مفتی اعظم ھند، سول لائن ۱۰۹ بریلی شریف انڈیا ص۳۱-۳۲)

عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ عکس جمے بغیر تصویر نہیں ہوتا۔ اور کون نہیں جانتا کہ ٹی وی بکس پر نظر آنے والی شبیہ پائیدار نہیں، لہٰذا

وہ تصویر نہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جب ٹی وی پر نظر آنے والا عکس اس پر ظاہر ہونے والی شبیہ تصویر نہیں تو اس سے تصویر کے احکام متعلق نہیں۔ لہٰذا ہر وہ چیز جو ویڈیو اور ٹی۔ وی کے بغیر سنی اور دیکھی جاسکتی ہے وہ ویڈیو اور ٹی۔ وی کے ذریعہ بھی دیکھی اور سنی جاسکتی ہے جس طرح ٹیپ ریکارڈ سے ہر وہ بات سنی جاسکتی ہے جو اس کے بغیر بھی سنی جاسکتی ہے اور جس طرح آئینہ کے ذریعہ اس چیز کو دیکھ سکتے ہیں جس کو آئینہ کے بغیر بھی دیکھ سکتے ہیں۔ چنانچہ حضرت رئیس المحققین شیخ الاسلام علامہ مفتی شاہ سید محمد مدنی میاں صاحب قبلہ دامت برکاتہم القدسیۃ رقمطراز ہیں۔ علماء کرام کی تقاریر، نیز دینی و مذہبی پروگرام کی نشر و اشاعت کے لئے ویڈیو کا استعمال بالکل جائز ہے بلکہ جن علاقوں میں کوئی گھر ٹی۔ وی سے خالی نہ ہو اور لوگ غیر شرعی پروگرام دیکھ دیکھ کر اپنے اخلاق و کردار کو خراب کر رہے ہوں نیز ان کے بچے بھی دیکھا دیکھی اسی روش پر چل رہے ہوں نہایت مناسب عمل ہوگا اگر ویڈیو کے ذریعہ خالص دینی، مذہبی، علمی، اخلاقی پروگراموں کو گھر گھر پہنچا کر ان کے افکار و نظریات کی اصلاح اور اعمال و افعال کی درستگی کی راہ نکالی جائے اور اس کے ذریعہ تبلیغ و ہدایت اور تعلیم و اصلاح کا کام انجام دیا جائے اس طرح اگر ایک طرف لوگوں کو ٹی۔ وی کے صحیح استعمال سے روشناس کرایا جاسکتا ہے تو دوسری طرف عظیم تعمیری کام بھی انجام دیئے جاسکتے ہیں اور وہ بھی حدود شرع میں رہ کر پھر آخر میں زیر عنوان "برادران اسلام سے خیر خواہانہ گزارش" حسب ذیل اپیل کی گئی ہے۔ حضرت مفتی صاحب کئی سال تک ویڈیو اور ٹی۔ وی کے ذریعہ جائز پروگرام دیکھنے اور سننے کو جائز فرماتے رہے جس طرح حضرت علامہ

عبد المصطفے ازہری صاحبزادۂ حضرت صدر الشریعہ علامہ امجد علی صاحب اعظمی مصنف بہار شریعت حضرت علامہ سید محمود احمد رضوی صدر مرکزدار العلوم حزب الاحناف لاہور، حضرت علامہ مفتی محمد حسین نعیمی سربراہ اعلیٰ جامعہ نعیمیہ پاکستان حضرت علامہ مفتی غلام سرور قادری، حضرت علامہ مفتی مختار احمد نعیمی صاحبزادۂ حضرت علامہ احمد یار خاں صاحب، حضرت علامہ حکیم سید خلیل احمد قادری سربراہ اعلیٰ جامع حسنات العلوم لاہور، حضرت علامہ فضل رحیم قادری رضوی، صاحبزادۂ محدث اعظم پاکستان علامہ سردار احمد صاحب قادری رضوی حضرت علامہ ابوالحسن حقانی صاحب، حضرت علامہ مفتی جسٹس شجاعت علی صاحب، حضرت علامہ مفتی ظفر علی نعمانی صاحب اور بہت سے اکابرین اہلسنت ٹی۔ وی کے ذریعہ بھی تبلیغ فرماتے ہیں۔

(المیزان ۸۶ء ملاحظہ فرمائیں)

اور جس طرح حضرت علامہ جلال الدین کامل حسامی جانشین علامہ محمد حسام الدین فاضل رحمۃ اللہ علیہ بانی وصدر کل ہند سنی ادارۂ امور مذہبی (حیدرآباد) نے جن کی وجیہہ اور عبقری شخصیت سے کون نا آشنا ہے بالخصوص آندھرا پردیش میں آپ کے کافی گہرے اثرات ہیں آپ نے ٹی۔وی اور ویڈیو کا فقہی جائزہ کے عنوان سے ایک وقیع مضمون تحریر فرمایا اس میں سے ایک اقتباس حاضر خدمت ہے ملاحظہ ہو۔ اور جیسے ریڈیو سے صرف خبریں یا قرارت یا اصلاحی اور جائز تقاریر کن لینا برا نہیں ویسے ہی ٹی۔وی اور ویڈیو سے بھی ایسی چیزیں

اور غیر ممنوعہ مناظر دیکھ لینا جائز ہے۔ مختصر یہ کہ ٹی۔وی کو بھی مشروط طور پر دیکھنا اسی طرح جائز ہے جس طرح مشروط طور پر دو یا تین یا چار بیویوں کو وقت واحد میں رکھنا جائز ہے۔ اور جس طرح حضرت مولانا سید حبیب اللہ قادری (رشید پاشا) امیر جامعہ نظامیہ (حیدرآباد) نے بھی ایک مضمون بعنوان "تصویر و فوٹو اور ٹی۔وی و ویڈیو اور ان کا حکم شرعی" رقم فرمایا جسے روزنامہ سیاست (حیدرآباد) نے ۱۲ جون ۱۹۸۹ء کے شمارے میں شائع کیا۔ اس مضمون کا بھی ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔

بہر حال ان جدید ایجادات کو ناجائز و حرام نہیں کہا جاسکتا اور اور ان کے استعمال سے بالکلیہ نہیں روکا جاسکتا اور نہ صحیح استعمال کو ممنوع قرار دیا جاسکتا ہے۔ اصولی طور پر فرضیت و حرمت کے ثبوت کے لئے دلیل قطعی درکار ہے اور جس طرح ایک حرام کو حلال قرار دینا اتنی اہمیت رکھتا ہے کہ کفر کی حد کو پہنچا دیتا ہے اسی طرح ایک حلال کو حرام قرار دینا بھی اتنی ہی اہمیت کا حامل ہے مگر مفتی شریف الحق صاحب نے کئی سال تک ویڈیو کے مذکورہ استعمال کو جائز بتانے کے بعد پھر حرمت کا فتویٰ صادر فرمایا۔ تو ہم نے استفتاء کیا کہ آپ نے کن دلائل کی بنیاد پر حرمت کا حکم لگایا ہے۔ تو کوئی جواب نہیں دیا اور استفتاء واپس فرما دیا اس لئے ہم کو مسلمانوں کی خیر خواہی کے پیش نظر یہ اشتہار شائع کرنا پڑا کہ جب وہ استفتوں کا تحقیقی جواب نہ دیں فقہی دلیلوں سے سائل کو مطمئن نہ کریں تو ان سے استفتاء کرنے میں کیا فائدہ! (ماخوذ از مذکورہ کتابچہ)

اعتذار

مولانا مظفر حسین اور مولانا مطیع الرحمٰن کے نزدیک حضور شیخ الاسلام نہ صرف یہ کہ نئی شریعت کی داغ بیل ڈالنے والے ہیں بلکہ وہ ان کی اور ان کے حضرت مولانا اختر رضا کی نظر میں حسب ذیل بھی ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

مولانا اختر رضا کی نظر میں

۱۔ "حضرت مولانا علامہ سید محمد مدنی میاں صاحب ۲۔ "ہمارے فاضل گرامی،، ۳۔ "میں نے ان میں یہ کوشش کی ہے کہ کوئی بات آپ کی (یعنی شیخ الاسلام کی) طبع نازک کے لئے گراں نہ ہو۔ سبقت قلم سے کچھ لفظ ایسے نکل گئے ہوں جو طبع شریف پر بار ہوں ان کے لئے فقیر معذرت خواہ ہے،، (ماخوذ از آپریشن) ۴۔ "ایسا مضمون حضرت مدنی میاں صاحب کی سرپرستی میں چھپا۔ جنھیں شیخ الاسلام کہا جائے" (تصویروں کا حکم ص۴۳)

اور مولانا مظفر کی نظر میں

۱۔ "حضرت محقق،، (ٹی۔وی کی تحقیق ص۱۴) ۲۔ "حضرت محقق مدظلہ"۔ (ایضاً ص۱۸)۔ ۳۔ "حضرت ممدوح محترم،، (ایضاً ص۱۰۸) ۴۔ "سرکار کا عطیہ شاہی بصد شکر و افتخار قبول کرتے ہوئے،، (ایضاً ص۱۰۸)۔ ۵۔ "حضرت مخدوم،، (ایضاً ص۱۰۸)۔ ۶۔ "ٹی۔وی کے مسئلہ کو وقار کا مسئلہ بنا کر ہمارے مشائخ کرام (یعنی مولانا اختر رضا و شیخ الاسلام وغیرہما) کو قطعاً باہم مصروف پیکار نہ ہونا چاہیئے"

(ایضاً ص۲۳) ـــ ۷ ۔ " اسی طرح ہمارے بزرگوں کو (یعنی مولانا اختر رضا و شیخ الاسلام وغیرہما کو، (ایضاً ص۲۳)

اور اب مطیع الرحمٰن کی نظر میں

(۱) ۔ " حضرت شیخ الاسلام ،، (حرف آخر ص۲۱) ۲۔ " حضرت علامہ مدنی میاں صاحب مدظلہ ،، (نذر آخر ص۳)

حضرات !

(بقول مظفر و مضطر) " شریعت مطہرہ کے بالمقابل ایک نئی شریعت کی داغ بیل ڈالنے والے کو" مولانا اختر رضا خاں " ۔ " حضرت علامہ " " ہمارے فاضل گرامی ،، لکھیں ۔ اس سے معذرت خواہ ہوں ـــ اور خود مولانا مظفر اس کو " حضرت محقق مدظلہ " اور " حضرت ممدوح محترم ،، بلکہ " حضرت مخدوم " لکھیں ۔ اس کی تحریر کو " سرکار کا عطیۂ شاہی ،، سمجھیں اور " بصد شکر و افتخار قبول ،، کریں ۔ اور اس کو اپنے " مشائخ کرام اور بزرگوں ،، میں شمار کریں ۔ اور مولانا مطیع الرحمٰن مضطر اس کو ـــ " حضرت شیخ الاسلام اور " حضرت علامہ مدنی میاں صاحب مدظلہ ،، لکھیں ۔ تو چاہیئے کہ بہار شریعت ، فتاوی افریقہ اور فتاوی رضویہ میں صدر الشریعۃ اور اعلیٰ حضرت نے جن لوگوں پر شریعت گڑھنے اور نئی شریعت ایجاد کرنے کا حکم لگایا ہے ان جاہلوں ، گستاخوں اور بدعقیدوں کو بھی تینوں (یعنی اختر و مظفر و مضطر) " اپنا فاضل گرامی ، حضرت علامہ ، حضرت محقق مدظلہ ، حضرت ممدوح محترم ، سرکار ، ہمارے مخدوم ، ہمارے مشائخ کرام اور بزرگوں میں شامل

لکھیں! یہ کیا بات ہے کہ صدر الشریعہ اور اعلیٰ حضرت جس پر نئی شریعت گڑھنے کا الزام لگائیں وہ تو مردود ہو اور جس پر مولانا مظفر و معنطر نئی شریعت کی داغ بیل ڈالنے کا الزام لگائیں وہ مولانا اختر و مظفر و معنطر کی نظر میں "فاضل گرامی" حضرت محقق مدظلہ، سرکار، مخدوم اور شیخ الاسلام ہوتا ہے۔ اور اس کی نیاز مندی بدستور باقی رہتی ہے۔ مذکورہ بالا علماء ثلاثہ بصورت یک جاں اجسام ثلاثہ "نے شیخ الاسلام کو "بانی شریعت جدیدہ" قرار دینے کے باوجود جو خراج عقیدت و محبت تحریری طور پر پیش کیا ہے۔ اور شرعاً جس تضاد بیانی کے شکار ہوئے ہیں۔ اس کا صراحۃً تفصیل سے ذکر نہ کر سکا۔ میں اپنی اس بھول کے لئے قارئین کرام سے معذرت خواہ ہوں!